101768 - رضاعی باپ کی دوسری بیوی سے بیٹیاں دودھ پینے والے کی بہنیں ہونگی

سوال

میری نانی (اللہ اس کی حفاظت فرمائے) نے باپ کی جانب سے بھائیوں اور بہنوں کو اپنی اولاد کے ساتھ دودھ پلایا، اور اس کے بعد میرے نانا نے ایک اور شادی کر لی، اور اس سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوئی، اور اب میری خالائیں اور میری والدہ اپنے ماموں اور خالہ کی اولاد کے سامنے پردہ نہیں کرتی بلکہ انہیں وہ انہیں پھوپھی شمار کرتی ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ:
کیا میرے نانا کی دوسری بیوی سے پیدا ہونے والی بیٹی میری والدہ کے ماموں (میری نانی کے بھائی جنہیں اس نے دودھ پلایا تھا) سے پردہ نہیں کریگی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جی ہاں آپ کے نانا کی دوسری بیوی سے پیدا ہونے والی بیٹی آپ کی والدہ کے ماموں سے پردہ نہیں کریگی، کیونکہ وہ اس کے رضاعی بھائی ہیں، لیکن وہ صرف باپ کی جانب سے رضاعی بھائی ہونگے.

اس کی تفصیل اور بیان کچھ اس طرح ہے:

جب کوئی بچہ کسی عورت کا دودھ پیتا ہے جو شرعی معتبر رضاعت ہو کہ دو برس کی عمر کے اندر اور پانچ رضاعت مکمل یا اس سے زیادہ ہوں تو وہ دودھ پلانے والی عورت کا رضاعی بیٹا ہو گا، اور دودھ پلانے والی عورت کی ساری بیٹیاں اس کی رضاعی بہنیں ہونگی.

اور اسی طرح وہ اس شخص کا رضاعی بیٹا بن جائیگا جس کا دودھ ہے یعنی اس کے خاوند کا رضاعی بیٹا ہو گا، تو اس طرح اس خاوند کی ساری بیٹیاں چاہے وہ اس دودھ پلانے والی عورت سے ہوں یا پھر کسی دوسری بیوی سے وہ سب اس بچے کی رضاعی بہنیں ہونگی، جیسا کہ جمہور اہل علم کا مسلک ہے اور اسے لبن الفحل کا نام دیا جاتا ہے
"

ماخوذ از: المنتقی تالیف شیخ فوزان.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میں نے ایك عورت کا دودھ پیا پھر اس کے خاوند نے ایك عورت سے شادی کر لی اور اس بیوی سے بچے پیدا ہوئے تو کیا یہ بھی میرے بھائی ہونگے ؟

جواب:

اگر تو پانچ رضاعت اور اس سے زیادہ ہوں اور دودھ خاوند کی طرف منسوب ہو کیونکہ اس خاوند کی اولاد ہے تو وہ آپ کے رضاعی والد اور والدہ کی جانب سے رضاعی بھائی ہونگے، اور رضاعی والد کی دوسری بیوی بچے بھی آپ کے رضاعی والد کی جانب سے رضاعی بھائی ہونگے.

اور ایك رضاعت یا رضعہ یہ ہے کہ بچے ماں کا پستان منہ میں ڈال کر دودھ چوسے اور پھر کسی بھی سبب سے چھوڑ دے پھر پستان منہ میں ڈال کر دودھ پینا شروع کر دے حتی کہ دودھ اس کے پیٹ میں چلا جائے اور پھر چھوڑ دے اور پھر پینا شروع کر دے اسی طرح پانچ بار یا اس سے زائد بار کرے چاہے یہ ایك ہی مجلس میں ہو یا پھر کئی دفعہ میں ایك ہی دن میں ہو یا کئی دنوں میں لیکن شرط یہ ہے کہ بچہ دو برس کی عمر سے زائد نہ ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" رضاعت دو برس کی عمر میں ہوتی ہے "

اور اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سھلۃ بن سھیل کو فرمایا تھا:

" سالم کو پانچ رضاعت دودھ پلا دو تم اس پر حرام ہو جاؤ گی "

اور اس لیے بھی کہ صحیح مسلم اور جامع ترمذی میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں:

" قرآن مجید میں دس رضعات معلوم نازل ہوئی تھیں جن سے حرمت ثابت ہو جاتی تھی، پھر اسے پانچ معلوم رضاعت کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تك ایسے ہی تھا "

یہ لفظ ترمذی کے ہیں.

اللہ تعالی سب کو اپنے رضا والے کام کرنے کی توفیق دے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (22 / 305).

واللہ اعلم .